***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Aims and Objectives of Imam Husain's (Peace be Upon Him) Uprising, in the Words of Imam Husain (A. A) Himself

قیام امام حسین علیہ السلام کے اہداف و مقاصد خود امام حسین علیہ السلام کی زبانی

Syed Shuhab Uddin Shah
PhD Scholar, University of Sindh,
Assistant professor at Govt Boys Degree College Naushahro Feroze Sindh
Shuhabdinshah@gmail.com
Naeem Hussain Chang
PhD research scholar
University of sindh jamshoro
Imran Khan
PhD Student in Islamic Mysticism
Al-mustafa International University, Qom, Iran

Abstract

Imam Husain (peace be upon him) belongs to the blessed household of the Messenger of Allah .According to the Qur'an, and the verse of Mubahala, the family of the Prophet are alive in status. Verses of the Qur'an testify to their purity, truthfulness, love and greatness, and many authentic hadiths and books mention their virtues. According to noble hadith, Hasan and Husain are the leaders of the youth of Paradis. Their entire lives were lived according to the Qur'an and in accordance with the character (Seerah) of the Prophet (peace be upon him). Imam Husain spent his blessed childhood in the company of his grandfather, the Messenger of Allah, his father Ali al-Murtaza, and his mother Fatima al-Zahra (peace be upon them all). For about eleven years (11 years) he lived under the care of the Prophet (peace be upon him); for about forty years (40 years) under the guardianship of his father Ali (peace be upon him), and for about ten years (10 years) under the leadership of his brother Hasan al-Mujtaba (peace be upon him), who was the leader of the youth of Paradise. After that, for nearly eleven years (11 years), the period of his Imamate and guidance of the Ummah continued. During this time, Yazid ibn Mu'awiyah was appointed as ruler over the Ummah. He demanded allegiance (bay'ah), but Imam Husayn refused. The people of Kufa continuously wrote letters to Imam Husayn, requesting him to come. Imam did not accept the government of Yazid because his purpose was to uphold amr bil-ma'ruf wa-nahy 'anil munkar (enjoining good and forbidding evil). Following the path of the Prophet and of

Ali (peace be upon them), he set out toward Kufa . Upon reaching Karbala, Yazid's appointed governor and commander, 'Umar bin Sa'ad, confronted Imam with his army. On the day of 10th Muharram, Imam Husain (peace be upon him) was martyred. His sermons, speeches, and the purpose of his struggle give witness to the truth of his martyrdom and his mission.
Keywords: *Imam Husain (AS), Ahl al-Bayt, Martyrdom, Islamic Leadership, Seerah of Prophet Muhammad (PBUH), Qur'anic Purity, Hadith of Youth of Paradise, Islamic Resistance, Spiritual Legacy.*

تعارف موضوع

امام حسین علیہ السلام حضرت علی بن ابیطالب ع اور حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا اس کے دوسرے بیٹے ہین جسکی عظمت و شان مناقب و فضائل گننے سے زیادہ ہیں انکی پوری زندگی مکمل ہدایت اور رہنمائی ہے خصوصا سفر کربلا اور یزید ملعون کے خلاف انکا قیام پورے عالم انسانیت کیلیۓ عظیم درس اور نظام ہے جو تا قیامت آنے والے ہر انسان کے اندر سے نکلنے والی صدا و آواز سمجھی جاتی ہے۔ انکے قیام کے اھداف و مقاصد کے بارے مین مفصل بحث کی گئی ھے اور اس کے بارے مین مختلف کتب تحریر کی گئی ھیں، بعض کے مطابق کربلا اقتدار اور حکومت کے حصول کی جنگ تھی اور امام حسین علیہ السلام فقط حکومت کا ارادہ رکھتے تھے، جسکو وہ حاصل نہ کرسکے اور بعض نادان گروہ کا نظریہ ہے کہ آپ اس لئے شہید ھوئے تا کہ امت کے گناھوں کا کفارہ قرار پائیں تا کہ امت کے بھشت میں جانے کی راہ آسان ھو جائے. انھوں نے وھی نظریہ اپنایا جو عیسائیوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں اپنایا کہ آپ کو سولی پر لٹکائے جانے سے امت کے گناھوں کو معاف کر دیا گیا. لیکن جب ہم خود امام حسین علیہ السلام کے خطبات کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے سید الشھداء اپنے قیام کے اھداف کچھ اور بیان کرتے ہیں جن کو یہاں اس تحریر میں مختصر بیان کرتے ہیں۔

مقاصد موضوع

1۔ امام حسین ع کے قیام کے اھداف کو بیان کرنا

2۔ امام ع کے قیام کے متعلق غلط باتوں کا انکار کرنا

3۔ امام ع کی قربانی کو دین اسلام کی خاطر قربانی سمجھنا

اہداف قیام امام حسین علیہ السلام

1) اصلاح امت

امام حسین علیہ السلام:

انی لم اخرج اشر او لا بطر او لا ظالما و لا مفسدا انما خرجت لطلب الاصلاح فی امۃ جدی [1]

ترجمہ: میں خود پسندی، خود خواہی یا خوشگذرانی اور تفریح کے لئے مدینہ سے نہیں نکل رہا اور نہ ہی میرا مقصد فساد اور ظلم ہے بلکہ میرا قیام اپنے جد کی امت کی اصلاح کے لیے ہے.

امام علیہ السلام کا یہ کلام دو حصوں پر مشتمل ہے

۱- پہلے حصے میں دشمن کی طرف سے ممکنہ تھمتوں کا جواب دیا ہے

۲- دوسرے حصے میں اپنے قیام کے اھداف و مقاصد کو واضح طور پر بیان کر دیا ہے.

امام بخوبی آگاہ تھے کہ میری شہادت کے بعد دشمن پروپیگنڈہ کرکے میرے اس قیام کو مختلف نام دے کر تحریف کی نظر کردے گا پس آپ نے تا قیامت آنے والی نسلوں پر یہ روشن کردیا کہ میرے قیام کا مقصد

الف)خود پسندی و بزرگ بینی نھین ھے.

ب) تفریح اور خوشگذرانی کے لیے نھیں ہے۔

ج)فساد کو رواج دینا نھیں ہے۔

د) ظلم کو عام کرنا نھیں ہے۔

بلکہ میرے اھداف اس سے بالکل ھٹ کر ہیں میرا یہ قیام:

اپنے جد کی امت کی اصلاح کے لئے ہے جو فساد کا شکار ھوچکی ہے (فردی زندگی مین فساد، اجتماعی اور معاشرتی زندگی مین فساد، اقتصادی مسائل میں فساد وغیرہ)اور اپنی فطرت اسلام سے دور ھوچکی ہے.

دوسرے مقام پہ امام علیہ السلام نے فرمایا:

اَیهَا النَّاس اَنَّ رَسُولَ اللهِ قَالَ: مَنْ رَأَی سُلْطَاناً جَائِراً مُسْتَحِلًّا لِحُرُمِ اللهِ نَاکِثاً لِعَهْدِ اللهِ مُخَالِفاً لِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ یَعْمَلُ فِی عِبَادِ اللهِ بِالْإِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ثُمَّ لَمْ یُغَیِّرْ بِقَوْلٍ وَ لَا فِعْلٍ کَانَ حَقاً عَلَی اللهِ أَنْ یُدْخِلَهُ مَدْخَلَهُ.[2]

ترجمہ:اے لوگو!رسول اللہ ص نے فرمایا:

جو کسی ایسے سلطان جابر کو دیکھے کہ جو حرام خدا کو حلال قرار دے، عھد شکنی کرے، سنت رسول کا مخالف ھو، لوگوں کے ساتھ ظلم و تجاوز کرے اور یہ انسان اس کے کرتوتوں پر زبانی طور پر یا عملی صورت میں کوئی قدم نہ اٹھائے، تو خدا کے لئے سزاوار ہے کہ اسکو دوزخ میں اس جگہ قرار دے جھاں پر وہ ظالم ہے، یعنی خدا کے لئے سزاوار ہے کہ اسکا حشر بھی سلطان جابر جیسا کرے اور اسکا ٹھکانا بھی ظالم بادشاہ کا ٹھکانا ھو.

دوسرا ہدف: امر بالمعروف و نھی عن المنکر

یہ مقصد بھی حضرت امام حسین علیہ السلام کے کلمات میں بیان ہوا ہے، آپ کے اصحاب نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے اور آپ کے چاہنے والے اور پیروکار بھی آپ کی زیارت میں اس کو دہراتے رہتے ہیں. امام حسین علیہ السلام نے اپنے وصیت نامہ میں حضرت محمد حنفیہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:ارید ان آمر بالمعروف و انھی عن المنکر.[3]

ترجمہ: قیام سے میرا مقصد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے.

سید الشھداء امام حسین علیہ السلام کے بہادر سفیر حضرت مسلم بن عقیل، تن تنہا دشمنوں سے جنگ کرنے کے بعد گرفتار ہوئے، آپ کو عبید اللہ بن زیاد کے پاس لے جایا گیا، کوفہ کے حاکم ابن زیاد ملعون نے حضرت مسلم سے مخاطب ہو کر کہا: میں نے سنا ہے کہ تم فتنہ برپا کرنے اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف ایجاد کرنے کے لئے کوفہ آئے ہو؟

حضرت مسلم نے اس کے جواب میں فرمایا:

ما لهذا آتیت ، و لکنکم اظهرتم المنکر ، و دفنتم المعروف فاتیناهم لنامرهم بالمعروف ، و ننهاهم عن المنکر. [4]

ترجمہ: میں فتنہ بپا کرنے کے لئے کوفہ نہیں آیا ہوں بلکہ میں اس لئے آیا ہوں کہ تم نے برائیوں کو پھیلا دیا ہے اور اچھائیوں کو دفن کر دیا ہے میں اس لئے کوفہ آیا ہوں تاکہ لوگوں کو امر بالمعروف کروں اور منکرات سے منع کروں. زیارت وارثہ میں بھی ایک جملہ اس طرح آیا ہے:

أَشْهَدُ أَنَّکَ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ، وَآتَیْتَ الزَّکَاةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ....[5]

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی زکوۃ ادا فرمائی آپ نے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا.

تیسرا ھدف: سنت نبوی کو زندہ کرنا اور بدعت کا خاتمہ

امام حسین علیہ السلام نے شہر بصرہ کے بزرگان کو خط لکھا:

أَنَا أَدْعُوكُمْ إِلى كِتابِ اللهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ(صلى الله عليه وآله)، فَإِنَّ السُنَّةَ قَدْ أُميتَتْ، وَ إِنَّ الْبِدْعَةَ قَدْ أُحْيِيَتْ، وَ اِنْ تَسْمَعُوا قَوْلى وَ تُطيعُوا أَمْرى اَهْدِكُمْ سَبيلَ الرَّشادِ. [6]

ترجمہ: میں آپ سب کو قرآن کریم اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی سنت کی طرف دعوت دیتا ہوں کیونکہ بے شک سنت بالکل ختم اور مر چکی ہے اور بدعت زندہ ہو چکی ہے اور اگر تم لوگ میری بات کو سنو اور میری اطاعت کرو تو میں تم کو صراط مستقیم کی طرف لے جاؤں گا. اور اسی طرح امام علیہ السلام نے اپنے بھائی محمد حنفیہ سے فرمایا:

وَ أَسِيرَ بِسِيرَةِ جَدِّي وَ أَبِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام. **اپنے اس قیام سے میں اپنے نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اور اپنے والد علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی سیرت پر عمل کرنا چاہتا ہوں۔**

پس معلوم ھو رھا ھے کے بنی امیہ کے دور میں اسلامی معاشرہ جس دردناک اور بڑی مصیبت میں مبتلا تھا، وہ بدعتوں کا رائج ہو جانا اور سنتوں کا ختم ہو جانا تھا.

امام حسین علیہ السلام امت کے لیے ہادی ہونے کی وجہ سے اپنے لیے واجب اور ضروری سمجھتے تھے کہ وہ معاشرے میں رائج بدعتوں سے مقابلہ کریں اور سنت نبوی کو لوگوں کے درمیان زندہ کریں.

بنی امیہ کی بدعتین

نمونہ کے طور پر چند بدعتوں کو بیان کرتے ھین.

۱)عقیدہ جبر کو رائج کرنا.

۲)دنیا پرستون کو خرید کر ان سے اپنی فضیلت کے بارے مین احادیث جعل کروانا.

۳)خلافت اسلامی کو سلطنت اور بادشاھی مین تبدیل کرنا.

۴)جمعہ کے خطبات مین امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام پر لعنت اور بیزاری کے اظہار کا حکم دینا.

۵)برتری اور فضیلت کے معیار کو تبدیل کرنا.

قرآن اور سنت نبوی مین معیار فضیلت تقوی لیکن انھوں نے مال اور اولاد کو فضیلت کا ملاک قرار دیا.

۶)اقرباپروری اور قوم پرستی.

۷)دین کو سیاست سے اور سیاست کو دین سے جدا کرنا.

۸)نص کے مقابلے مین اجتھاد کرنا.

چوتھا ھدف: حق کی حمایت اور باطل سے جنگ

امام حسین علیہ السلام نے حر بن یزید ریاحی کے لشکر کے سامنے اور کربلا کے صحرا میں توقف کرنے کے بعد ایک خطبہ ارشاد فرمایا، آپ اس خطبہ کے ایک حصہ میں اس طرح ارشاد فرماتے ہیں: الا ترون ان الحق لا يعمل به، و ان الباطل لا يتناهى عنه، ليرغب المومن فى لقاء الله.[7]

ترجمہ: کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ حق پر عمل نہیں ہو رہا ہے اور پورے معاشرہ میں باطل پھیل چکا ہے ایسے حالات میں مومن کو خداوند عالم کی ملاقات کیلئے آمادہ ہو جانا چاہئے.

پانچواں ھدف: اسلامی حکومت کی تشکیل

امام حسین علیہ السلام جو پیغمبری اور علوی حکومت کے لائق اور وارث تھے، اسلامی اقدار کے احیاء، عدل و انصاف کو قائم کرنے اور ظالموں کے خلاف اسلامی حکومت کی تشکیل کی نیت سے اٹھ کھڑے ہوئے اس معنا میں کہ اگر ممکن ہو تو اسلامی حکومت بنا کر یا اپنے آپ کو اور اپنے دوستوں کو شہید کر کے بنی امیہ کا اصل چہرہ آشکار کر دے، اور ظلم، کفر اور نفاق کے درخت کو مٹا کر اسلام کی مدد کرے. آپ نے ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ تَعْلَمُ إِنَّهُ لَمْ یَکُنْ مَا کَانَ مِنَّا تنافُساً فِی سُلْطان، وَ لا التماساً مِنْ فُضُولِ الْحُطامِ، وَ لکِنْ لِنَرَی الْمَعالِمَ مِنْ دِینِکَ، وَ نُظْهِرَ الاِصْلاحَ فِی بِلادِکَ، وَ یَأْمَنَ الْمَظْلُومُونَ مِنْ عِبادِکَ، وَ یُعْمَلُ بِفَرائِضِکَ وَ سُنَّتِکَ وَ أَحْکامِکَ. [8]

ترجمہ: خدایا! تو بہتر جانتا ہے کہ میرا قیام لوگوں پر حکومت و سلطنت اور دنیا کے زرق و برق کو حاصل کرنے کے لئے نہیں ہے، بلکہ میرا ہدف یہ ہے کہ آپ کے دین کی نشانیوں کو ظاہر اور شہروں کی اصلاح کر سکوں تا کہ تیرے مظلوم بندے آرام سے رہیں اور تیرے فرائض اور احکام پر عمل ہو سکے.

اسی طرح امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں:

أَنَا وَاللهِ أَحَقُّ بِهَا مِنْهُ، فَإِنَّ أَبِی خَیْرٌ مِنْ أَبِیهِ، وَ جَدِّی خَیْرٌ مِّنْ جَدِّهِ، وَ أُمِّی خَیْرٌ مِّنْ أُمِّهِ وَ أَنَا خَیْرٌ مِنْهُ. [9]

ترجمہ: خدا کی قسم! میں اس (یزید) سے زیادہ خلافت اور حکومت کا حقدار ہوں کیونکہ میرا باپ یزید کے باپ سے بہتر ہے، میرا دادا یزید کے دادا سے بہتر ہے، میری ماں یزید کی ماں سے بہتر ہے، اور میں خود یزید سے بہتر ہوں.

ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام نے کوفہ روانہ ہونے سے قبل اپنے مخصوص نمایندہ حضرت مسلم بن عقیل کو کوفہ بھیجا اور انہوں نے کوفہ میں لوگوں سے امام حسین علیہ السلام کے لئے بیعت لی.

سوال: کیا یہ بیعت، حکومت تشکیل دینے کیلئے نہیں تھی؟؟؟!

کیا یہ ممکن ہے کہ دین، سیاست سے جدا ہو جائے؟؟؟!

اگر دین کے بغیر حکومت ہو تو وہ حکومت، ظالم حکومت ہو گی اور اگر حکومت کے بغیر دین ہو گا تو وہ دین بہت کم ثمر بخش ہو گا.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

بُنِیَ الْأَسْلاَمُ عَلی خَمْسَةِ أَشْیَاءَ: عَلَی الصَّلاَةِ، وَالزَّکَاةِ، وَالْحَجِّ، وَالصَّوْمِ وَالْوِلاَیَةِ. قَالَ زُرَارَةُ: فَقُلْتُ: وَأَیُّ شَیْءٍ مِنْ ذٰلِکَ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: الْوَلاَیَةُ أَفْضَلُ؛ لِانَّهَا مِفْتَاحُهُنَّ، وَالْوَالِی هُوَ الدَّلِیلُ عَلَیْهِنَّ. [10]

ترجمہ: اسلام کے ارکان پانچ ہیں، نماز، زکات، حج، روزہ اور ولایت. زرارہ نے سوال کیا: ان میں سب سے اہم کیا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ولایت. کیونکہ ولایت ان سب کی کنجی ہے اور والی و حاکم ان سب کو انجام دینے کیلئے راہنما ہے.

ولایت سے مراد کیا ہے؟؟

بعض علماء کا نظریہ ہے کہ ولایت سے مراد اہل بیت علیہم السلام سے محبت، دوستی، عشق اور توسل ہے. جب کہ یہاں پر ولایت سے مراد تشکیل حکومت ہے یعنی ایک مسلمان، نماز، روزہ، حج اور زکات کے علاوہ اسلامی حکومت کو بھی قبول کرے، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، آئمہ علیہم السلام اور ان کے جانشینوں کی حکومت کو بھی قبول کرے.

دلیل:

اس بات کی دلیل خود ذکر شدہ روایت میں موجود ہے، امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا، ولایت ان سب سے اہم کیوں ہے؟

امام نے جواب دیا: اس لئے کہ ولایت ان سب کی ضامن ہے، اگر اسلامی حکومت قائم نہ ہو تو نماز، روزہ، خمس، زکات، حج اور ان کے فلسفہ کو وسیع پیمانہ پر قائم نہیں کیا جاسکتا، اس بناء پر ولایت سے مراد صرف اہل بیت سے محبت، عشق اور توسل نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ائمہ

معصومین علیہم السلام کی طرف سے قائم شدہ اسلامی حکومت کو قبول کرنا ہے، لہذا پوری تاریخ میں انبیاء میں سے جس نبی کو بھی موقع ملا اس نے اسلامی حکومت کو قائم کیا. حضرت داؤد، سلیمان، موسی اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکومت قائم کی اور اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام نے ایسا نہیں کیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یا تو ان کو موقع نہیں ملا، یا ان کے پاس ایسے وسائل نہیں تھے جس کے ذریعہ حکومت تک پہنچ سکتے.

چھٹا ھدف: لوگوں کے لیے امتحان

سید ابن طاووس نے نقل کیا ہے کہ

جنات میں سے مومنین کا ایک گروہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے حجت خدا اور ہمارے مولا ہم آپ کے دشمنوں کے لیے کافی ہیں اگر آپ اجازت دیں تو تمام دشمنوں کو نیست و نابود کریں. امام علیہ السلام نے ان کے جواب میں فرمایا: خدا آپ کو جزائے خیر دے پھر فرمایا: فَإِذَا أَقَمْتُ فِي مَكَانِي فَبِمَا يُمْتَحَنُ هَذَا الْخَلْقُ الْمَتْعُوسُ؟ و بماذا يختبرون؟ [11]

ترجمہ: اگر میں اپنے گھر بیٹھ جاؤں تو اس منحرف مخلوق کا امتحان کس چیز سے ہو گا، اور کس طرح ان کو آزمایا جائے گا؟

جی ہاں! امام حسین علیہ السلام کا قیام ان لوگوں کے لیے جواب تھا جو یہ دعوی کرتے تھے کہ ان کے بھائی امام حسن علیہ السلام نے حاکم شام کے ساتھ کیوں صلح کی تھی؟ ہم اپنی زندگی کے خون کے آخری قطرہ تک خدا کی راہ میں جنگ کرنے کو تیار تھے لیکن جب کربلا کا واقعہ پیش آیا تو امام علیہ السلام نے آواز دی: من كان فينا باذلا مهجته ، موطنا نفسه على لقاء الله فليرحل معنا.[12]

ترجمہ: جو بھی ہمارے مقصد کی راہ میں اپنا خون نثار کرنا چاہتا ہے اور خداوند عالم سے ملاقات کے لئے آمادہ ہے وہ ہمارے ساتھ (عراق اور کربلا کی طرف) چلے.

اس وقت وہ سب لوگ ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہے اور کربلا کے واقعہ کو تماشائی بن کر دیکھتے رہے. کوفہ کے ست لوگوں نے امام حسین علیہ السلام کو بہت ہی جوشیلے خط لکھے اور اس میں آپ کو کوفہ میں اسلامی حکومت قائم کرنے کی دعوت دی ایک روایت کے مطابق ان خطوط کی تعداد بارہ ہزار تھی. اگر امام علیہ السلام کربلا نہ آتے تو یہ بھی امام حسن علیہ السلام کے اصحاب کی طرح آپ پر اعتراض کرتے لیکن امام کے قیام نے ان سب سے اعتراض کرنے کا موقع چھین لیا اور سب امتحان گاہ میں آگئے اور اس عظیم امتحان مین صرف ایک پاک و پاکیزہ گروہ کامیاب ھوا.

ساتواں ھدف: جھالت سے جنگ

زیارت اربعین میں امام حسین علیہ السلام کا ایک دوسرا مقصد جہالت سے جنگ اور لوگوں کو ضلالت و گمراہی سے نجالت دلانا بیان ہوا ہے یہ زیارت حضرت اباعبداللہ علیہ السلام پر درود و صلوات اور آپ کے صفات و خصوصیات کے ساتھ شروع ہوتی ہے، اس کے بعد آپ کے قیام کے مقاصد اور فوائد کو بیان کیا گیا ہے: و بذل مهجته فيک ليستنقذ عبادک من الجهالة، و حيرة الضلالة-[13]

ترجمہ: امام حسین علیہ السلام نے اپنے خون و جگر کو تیری راہ میں نثار کیا تا کہ تیرے بندوں کو جہالت و نادانی اور حیرت و سرگردانی سے نجات دلائیں.

امام حسین علیہ السلام نے لوگوں کی بیداری اور آگاہی کے لئے قیام کیا، اور واقعا لوگ گہری نیند میں سوئے تھے، دشمن شناس نھین تھے اور جہل و نادانی میں اس قدر غرق تھے کہ امام حسین علیہ السلام اور ان کے باوفا اصحاب کے خون کے علاوہ کوئی اسلام کی مشکلات کو اسلام سے دور نہیں کر سکتا تھا. لوگ امام حسین علیہ السلام اور آپ کے اصحاب کی شہادت، خاندان عصمت و طہارت کی اسیری کے بعد خواب غفلت سے

بیدار ہوئے اور ایک کے بعد دوسرا انقلاب برپا ہوا بنی امیہ، واقعہ کربلا کے بعد چین کی نیند سو نہ سکے، یہاں تک کہ ان کے پاک خون نے بنی امیہ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور اس شجرہ ملعونہ کی جڑیں اکھڑ گئیں۔

آٹھواں ہدف: منافقین کو ظاہر اور رسوا کرنا

بنی امیہ نے اسلامی خلافت کے لباس میں تمام اسلامی مقدسات کو اپنے پیروں کے نیچے روند ڈالا اور ایک کے بعد دوسرے قوانین کو ختم کرتے جاتے تھے، اگر امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب، قیام نہ کرتے اور ان کے چہرہ سے منافقت کا نقاب نہ اٹھاتے تو اسلام کی کوئی چیز بھی باقی نہ رہتی۔ اسی طرح کوفہ کے تمام لوگ جو امام حسن علیہ السلام پر صلح کی وجہ سے اعتراض کر رہے تھے اور امام حسین علیہ السلام سے قیام کا تقاضا کر رہے تھے، ان کو ضرور رسوا ہونا چاہئے تھا۔ تاریخ مین ملتا ھے کہ جس وقت امام حسین علیہ السلام کربلا کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ میں فرزدق یا دوسرے لوگوں سے ملاقات ہوئی جو کوفہ سے مدینہ کی طرف جا رہے تھے، امام علیہ السلام نے کوفہ کے حالات معلوم کئے تو انہوں نے عرض کیا:

قلوب الناس معک و اسیافهم مع بنی امیة.[14]

ترجمہ: لوگوں کے دل آپ کے ساتھ ہیں لیکن ان کی تلواریں بنی امیہ کے ساتھ ہیں۔

اگرچہ یہ چیز خالص اور پاکیزہ شیعوں سے مربوط نہیں تھی بلکہ جھوٹے دعوے کرنے والے منافقین سے متعلق تھی جن کا ظاہری اور باطنی چہرہ مختلف تھا۔

شام کے منافق ان سے بھی بدتر تھے، وہ ایک طرف تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کرسی خلافت پر بیٹھے ہوئے تھے اور خود کو آنحضرت (ص) کا جانشین بتاتے تھے اور دوسری طرف فتنہ وفساد برپا کر رہے تھے: لعبت هاشم بالملک فلا خبر جاء و لا وحی نزل.[15]

ترجمہ: بنی ہاشم نے حکومت سے کھلواڑ کیا ہے نہ کوئی خبر خدا کی طرف سے آئی ہے اور نہ وحی نازل ہوئی ہے۔ (لہوف، ص260)

بہر حال امام حسین علیہ السلام کے قیام کا ایک مقصد یہ بھی تھا۔

نتیجہ

امام حسین علیہ السلام حجت خدا اور تیسرے امام معصوم تھے اور امام معصوم کا کوئی بھی عمل ہدف معقول اور مشروع سے خالی نہیں ہوتا اور قیام امام حسین علیہ السلام ایک معصوم کا عمل تھا، ہدف سے خالی نہیں ہونا چاہیے لہذا خطبات امام حسین علیہ السلام کی روشنی میں قیام حسینی کے مندرجہ ذیل اہداف کو بیان کرسکتے ہیں۔

۱- اصلاح امت۔

۲- امر بالمعروف و نہی عن المنکر۔

۳- سنت نبوی کو زندہ کرنا اور بدعت کا خاتمہ۔

۴- الٰہی حکومت کی تشکیل۔

۵- حق کی حمایت اور باطل سے جنگ۔

۶- لوگوں کے لیے امتحان۔

۷- جہالت سے جنگ۔

۸سح- منافقین کو ظاھر اور رسوا کرنا۔

اہم مصادر و مراجع

منابع:

۱)ابن شعبہ، حسن بن علی، تحف العقول عن آل الرسول، دارالحدیث، قم ۱۳۸۳ش.

۲)ابن طاوس، سید رضی الدین علی بن موسی، اللھوف، دارالاسوہ، ۱۴۱۷ق.

۳)طبری، محمد بن جریر، تاریخ الامم والملوک، روائع التراث العربی، بی تا.

۴)کلینی، محمد بن یعقوب، الکافی، دارالکتب الاسلامیہ، تھران ۱۴۰۷ق.

۵۔) مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، بحارالانوار الجامعہ لدرر الاخبار الائمۃ الاطھار، دار الاحیاء التراث، بیروت، ۱۴۰۴ق.

۶)موسوعۃ کلمات الإمام الحسین علیہ السلام، معھد تحقیقات باقر العلوم علیہ السلام، بی تا.

حوالہ جات

1 مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، بحارالانوار الجامعہ لدرر الاخبار الائمۃ الاطھار، دار الاحیاء التراث، بیروت، ۱۴۰۴ق ج ۴۴، ص ۳۲۹

2 طبری، محمد بن جریر، تاریخ الامم والملوک، روائع التراث العربی، بی تا ج ۴، ص ۳۰۴

3 موسوعۃ کلمات الإمام الحسین علیہ السلام، معھد تحقیقات باقر العلوم علیہ السلام، بی تا.

4 ابن طاوس، سید رضی الدین علی بن موسی، اللھوف علی قتلی الطفوف، دارالاسوہ، ۱۴۱۷ق ص ۱۲۲

5 قمی، محمد عباس، مفاتیح الجنان، دارالحدیث، ص12

6 مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، بحارالانوار الجامعہ لدرر الاخبار الائمۃ الاطھار، دار الاحیاء التراث، بیروت، ۱۴۰۴ق ج ۴۴، ص ۳۳۹

7 ابن شعبہ، حسن بن علی، تحف العقول عن آل الرسول، دارالحدیث، قم تحف العقول، ص174

8 مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، بحارالانوار الجامعہ لدرر الاخبار الائمۃ الاطھار، دار الاحیاء التراث، بیروت، ۱۴۰۴ق، ج ۹۷، ص ۹۷

9 موسوعۃ کلمات الامام الحسین علیہ السلام، معھد تحقیقات باقر العلوم علیہ السلام، بی تا. ص ۲۶۵

10 کلینی، محمد بن یعقوب، الکافی، دارالکتب الاسلامیہ، تھران، ج ۳، ص ۵۴

11 ابن طاوس، سید رضی الدین علی بن موسی، اللھوف، ص ۱۲۹

12 مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، بحارالانوار الجامعہ لدرر الاخبار الائمۃ الاطھار، دار الاحیاء التراث، بیروت، ۱۴۰۴ق بحار، ج ۴۴، ص ۱۶۷

13 قمی، محمد عباس، مفاتیح الجنان، دارالحدیث، ص

14 ابن اثیر، علی بن محمد، تاریخ الکامل، ج3 ص256

15 ابن اثیر، علی بن محمد، تاریخ الکامل، ج3 ص298، ابن طاوس، سید رضی الدین علی بن موسی، اللھوف علی قتلی الطفوف، 260